

## 59899- الحل پر مشتمل غذائی مواد اور میک اپ کی اشیاء کا حکم

سوال

میں یونیورسٹی سٹوڈنٹ ہوں اور دوران تعلیم کا بھی ڈپنسری میں مجھ پر منکشف ہوا کہ اکثر غذائی مواد میں الحل کا اضافہ کیا جاتا ہے، یہ اسے محفوظ رکھنے یا پھر اسے مونا کرنے کے لیے یادو مادوں کو ملانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے، اور وہ درج ذیل ہیں : GLYCEROL; SORBIT; XYLIT; MALTIT; VANILIN; TRIACETIN; AGARAGAR; PEKTIN

دوسرے سوال :

کریم اور خوبیوجات اور عمومی میک اپ سامان میں اس کے استعمال کا حکم کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

الحل نہ آور مواد میں سے ہے، اور ہر نہ آور چیز خمر (شراب) ہے، اور شراب حرام ہے، یہاں الحل سے دوچیزیں متعلق ہیں :

اول :

کیا یہ بخش ہے یا نہیں؟

دوم :

کیا کسی دوسری چیز ادویات اور غذائی مواد میں ملانے سے اس میں اثر انداز ہوتی ہے؟

پہلی چیز کے متعلق عرض یہ ہے کہ :

حضور علماء کرام کے ہاں شراب حسی نجاست ہے، اور صحیح یہ ہے کہ یہ ایسے نہیں، بلکہ اس کی نجاست معنوی ہے.

اور دوسری چیز کے متعلق عرض ہے کہ :

جب الحل کسی دوسری چیز دوائی یا غذائی مواد میں محس کی جائے تو اس کی دو شکلیں ہیں : یا تو اس کی تاثیر واضح ہو یا پھر تاثیر واضح نہ ہو، اگر اس کی تاثیر واضح ہو تو وہ مخلوط شدہ چیز حرام ہو گا، اور اس غذائی مواد اور دوائی کو کھانا اور پینا حرام ہو گا.

لیکن اگر ان غذائی مواد اور دوائیوں وغیرہ میں اگر اس کی تاثیر واضح نہ ہو تو اسے کھانا اور پینا جائز ہو گا، صرف الحل ملا کر استعمال کرنایا کسی چیز میں الحل ملا کر استعمال کرنے میں فرق ہے، صرف الحل استعمال کرنی جائز نہیں بلکہ حرام ہے، چاہے اس کی مقدار کتنی بھی قلیل ہی کیوں نہ ہو، لیکن اگر وہ کسی دوسری چیز میں ملائی جائے تو اس کی مندرجہ بالا سطور میں تفصیل بیان ہو چکی ہے اگر اثر انداز ہو تو جائز نہیں.

اس مسئلہ کی لفظی میں ہم ذیل میں شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کا فتویٰ نقل کرتے ہیں :

شیخ رحمہ اللہ کما کہنا ہے :

"اللھل نشرہ آور مادہ ہے، جیسا کہ معروف ہے، تو اس طرح یہ خمر شمار ہو گی؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ہر نشرہ آور چیز حرام ہے"

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں :

"ہر نشرہ آور چیز خمر ہے"

اس بنا پر اگر یہ اللھل کسی چیز میں ملائی جائے اور جس میں ملائی گئی ہے وہ چیز اس اللھل کو ختم نہ کرے تو وہ چیز بھی اس سے حرام ہو جائیگی؛ کیونکہ اس نے اس چیز میں اثر کیا ہے، لیکن اگر وہ اللھل اس چیز میں مل کر ختم ہو جائے اور اس کا کوئی اثر باقی نہ رہے تو پھر یہ اس سے حرام نہیں ہو گی؛ کیونکہ ابل علم رحمہ اللہ اس پر مختص ہیں کہ :

جب پانی میں نجاست مل جائے اور وہ اسے تبدیل نہ کرے تو وہ پانی ظاہر ہے، اور جس چیز میں اللھل ملائی جا رہی ہے بعض اوقات اس میں اللھل کی مقدار اور تناسب زیادہ ہوتا ہے، اور بعض اوقات قلیل مقدار، دوسرے معنوں میں اس طرح کہ بعض اوقات یہ اللھل بہت زیادہ قوی ہوتی ہے اور مخلوط شدہ چیز میں اس تحوڑی سی اللھل کا اثر ہو گا، اور بعض اوقات اللھل ضعیف ہوتی ہے اور اس میں کوئی اثر نہیں ہوتا، چنانچہ سارے کاسارا دار و مدار تاثیر پر ہے۔

پھر یہاں دو مسئلے ہیں :

پہلا مسئلہ :

کیا خمر اور شراب نجاست حسی ہے؟

یعنی اس سے بچا اور اگر کپڑے اور بدن کو لگنے کی صورت میں اسے دھونا ضروری ہے، اور اسی طرح اگر برتن میں ہو تو کیا اسے دھونا ضروری ہو گا یا نہیں؟

جسمور علماء کرام کہتے ہیں کہ خمر یعنی شراب نجاست حسی ہے، اور اگر بدن یا کپڑے یا برتن، یا قلین وغیرہ کو لگ جائے تو اسے بالکل اسی طرح دھونا ضروری ہے جس طرح پیشاپ اور گندگی دھونی ضروری ہے۔

انہوں نے درج ذیل فرمان باری تعالیٰ سے استدلال کیا ہے :

[(اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانے کے تیریہ سب گندی باہمیں، شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ رہوتا کہ تم کامیاب ہو جاؤ)۔ المآمدہ (90)]

الرجس : نجس کو کہتے ہیں، اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالیٰ ہے :

ب) آپ کہہ دیجئے کہ جو احکام بذریعہ وحی میرے پاس آتے ہیں ان میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اس کو کھاتے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے۔} الاغام (145).

تو یہاں رحم کا معنی ناپاک اور نجس ہے۔

اور انہوں نے درج ذیل حدیث سے بھی استدلال کیا ہے:

ابو شعیبۃ الشافی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار کے بر تنوں میں کھانے کے متعلق دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم ان بر تنوں میں مت کھاؤ، لیکن اگر تمہیں کوئی اور بر تن نہ ملیں تو پھر انہیں دھو کر ان میں کھالو"

اور ان بر تنوں میں نہ کھانے کی علت کے متعلق یہ وارد ہے کہ وہ ان بر تنوں میں شراب اور خنزیر کا گوشت وغیرہ رکھتے تھے۔

لیکن اس مسئلہ میں دوسرا قول یہ ہے کہ: یہ نجاست حسی نہیں، انہوں نے اس قول کی دلیل یہ دی ہے کہ اشیاء میں اصل طہارت و پاکیزگی ہے، اور اور کسی چیز کے حرام ہونے سے اس کا نجس ہونا لازم نہیں آتا، بلکہ و شبہ زبر حرام ہے، لیکن اس کے باوجود وہ نجس نہیں۔

اور ان کا کہنا ہے کہ: شرعی قاعدہ ہے کہ: "ہر نجس حرام ہے، لیکن ہر حرام نجس نہیں"

اس بنا پر غمراور شراب حرام ہی رہے گی، لیکن نجس نہیں حتیٰ کہ اس کی نجاست کی کوئی دلیل نہ مل جائے۔

اور انہوں نے اس سے بھی استدلال کیا ہے کہ: جب شراب حرام کی گئی تو مسلمانوں نے اسے بازاروں اور گلیوں میں بہادیا اور اس سے برتن دھوئے نہیں تھے، اور اسے بازاروں اور گلیوں میں بہانا اس کے نجس نہ ہونے کی دلیل ہے؛ کیونکہ کسی بھی انسان کے لیے جائز نہیں کہ وہ مسلمانوں کی گلیوں اور بازاروں میں کوئی نجس چیز ہے؛ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"دولت و الی چیزوں سے نفع کر رہو۔"

صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ لعنت والی دو چیزیں کوئی نہیں ہیں؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وہ جو لوگوں کی راہ میں پیشاب و پاخانہ کرتا ہے، یا ان کے سارے والی بلگہ میں"

اور اس لیے بھی کہ انہوں نے اس سے برتن نہیں دھوئے تھے، اور اگر شراب نجس ہوتی تو اس سے برتن دھونے واجب ہوتے، اور اس قول کی دلیل درج ذیل مسلم شریف کی حدیث سے بھی لی گئی ہے:

ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مشتیزہ شراب ہدیہ دی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بتایا کہ یہ حرام ہو گکی ہے، تو چکپے سے ایک صحابی نے اس مشتیزے کے مالک کو کہا اسے فروخت کر دو، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ تم نے اس سے چکپے سے کیا کہا ہے؟ تو اس نے کہا: میں نے اسے کہا ہے کہ اسے فروخت کر دیا ہے۔

کر دو، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فروخت کرنے سے منع کر دیا اور فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو حرام کرتا ہے تو اس کی قیمت بھی حرام کر دیتا ہے۔

یہ حدیث یادیت کا معنی ہے، پھر اس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ہی مشکیزے کامنہ کھول کر شراب بسادی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مشکیزے دھونے کا حکم نہیں دیا، اور اگر شراب بخس ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے اس کی نجاست کے متعلق بتا دیتے اور اس مشکیزے کو دھونے کا حکم دیتے۔

اور حسی نجاست کے قائلین نے جو درج ذیل فرمان باری تعالیٰ سے استدلال کیا ہے:

{اے ایمان والو! بات یہ ہے کہ شراب اور جو اور تھان اور فال نکالنے کے پانے کے تیریہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ}۔ المآمدة (90)۔ اس کے متعلق کہا جائیگا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہاں رحم کو مقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ عملی رحم ہے، یعنی شیطان کے عمل میں سے ہے، نہ کہ بغیر رحم ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ جو اور تھان اور پانے کے تیریوں کی نجاست حسی نجاست نہیں، اور ان اشیاء اور شراب کی خبر ایک ہی عامل کے ساتھ ہے کہ:

{بات یہی ہے کہ شراب اور جو اور تھان اور فال نکالنے کے پانے کے تیریہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں}۔ المآمدة (90).

اور اس طرح کی دلائل کو بغیر کسی معین دلیل کے جدا اور اس میں فرق نہیں کیا جاسکتا۔

اور ابو علیہ الحنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و الی حدیث میں بر تن دھونے کا حکم نجاست کی وجہ سے نہیں، کیونکہ یہاں احتمال ہے کہ دھونے کا حکم اس لیے دیا گیا کہ مکمل طور پر کفار کے بر تنوں سے دور رہا جائے، جہنیں وہ چھوٹے ہیں یہ ان کی نجاست کی وجہ سے نہیں، کیونکہ معروف ہے کہ احتمال کے ساتھ نجاست ثابت نہیں ہوتی۔

بہر حال: یہ پہلی چیز ہے جس سے الکھل کے متعلق اس سوال کے جواب میں سرچ متعین ہو جاتی ہے، اور جب یہ واضح ہو جائے کہ شراب کی نجاست حسی نجاست نہیں، تو یہ الکھل بھی حسی نجاست نہیں ہو گی تو یہ اپنی طمارت پر باقی رہے گی۔

دوسری چیز یہ ہے کہ: جب یہ متعین ہو جائے کہ ان خوشبو جات میں الکھل کی مقدار زیادہ ہونے کی وجہ سے موثر ہے تو کیا یہ پینے کے علاوہ کسی اور کام میں استعمال کرنا جائز ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ: کہا جائیگا: اللہ تعالیٰ کافر مان ہے: "اس سے اجتناب کرو" یہ ہر قسم کے استعمال میں عام ہے، یعنی ہم اسے کھانے اور لگانے وغیرہ میں استعمال کرنے سے اجتناب کریں گے، بلاشک و شبہ اسی میں اختیاط ہے۔

لیکن یہ پینے کے علاوہ میں متعین نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اجتناب کے امر کو اس علت کے ساتھ بیان کیا ہے:

شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے آپس میں میں عدوات اور بعض پیدا کر دے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نمازوک دے تو اب بھی بازا جاؤ}۔ المآمدة (90).

اور یہ شراب نوشی کرنے کے علاوہ میں نہیں ہو سکتا، اس بنابر تقوی و ورع یہی ہے کہ ان خوشبو جات سے اجتناب کیا جائے، لیکن اسے یقینی حرام کرنا ممکن نہیں... "انہیں"۔

مانوڈاڑ: فتاویٰ نور علی الدرب "النساء" ویب سائٹ کے ذریعہ۔

رہا مسئلہ میک اپ والی اشیاء کے متعلق تو اس کے حکم کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (20226) اور (26799) اور (26861) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

وَاللَّهُ أَعْلَمْ.